

197199- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزہ مرہ کے ایام کیسے گزارتے تھے؟

سوال

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روزہ مرہ کا دن کیسے گزارتے تھے، آپ کی زندگی میں دن کی مصروفیات کیا ہوتی تھیں؟ درحقیقت میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹین کی زندگی کیسی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناشتہ کب اور کس چیز کا کرتے تھے، کھانے کے لیے آپ کا طریقہ کار کیا ہوتا تھا؟ اسی طرح دوپہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ رات کو سوتے وقت اور تہجد کے بعد آپ کیا کرتے تھے؟ خلاصہ کلام یہ ہے کہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یومیہ زندگی کے متعلق جاننا چاہتا ہوں۔

پسندیدہ جواب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح فجر کے وقت اپنے صحابہ کرام کو مسجد میں نماز پڑھاتے، اور پھر اپنی نماز کی جگہ پر ہی سورج طلوع ہونے تک بیٹھے رہتے تھے، اس دوران آپ کے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ بیٹھے، بسا اوقات گفتگو بھی کرتے اور دورِ جاہلیت کی یادیں تازہ کر کے ہنسٹے اور مسکراتے بھی تھے۔

نماز اشراق ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اشراق کی چار رکعات ادا کرتے تھے، یا کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراق کی چار رکعت نماز ادا کرتے تھے، اور کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھ لیا کرتے تھے "اسے مسلم: (719) نے روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں جب ہوتے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحری کا دودھ نکال لیتے تھے، اپنے لباس کو نازک بھی لگا لیتے تھے، اپنے کام خود کرتے، اپنی جوتی گانٹھ لیتے تھے، پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے روانہ ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو فرماتے، انہیں دین کے احکامات سکھاتے، انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، ان میں سے کسی کی کوئی شکایت وغیرہ ہوتی تو اسے بھی سنتے اور ان کی اصلاح بھی فرماتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آ جاتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام انسانوں کی طرح انسان تھے، آپ اپنے کپڑوں پر خود پیوند لگا لیتے تھے، اپنی بحری کا دودھ نکالتے اور اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے۔" اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ: (26194) نے روایت کیا ہے اور ابان بنی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیحہ: (671) صحیح قرار دیا ہے۔

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت: (24903) میں ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو سلانی لگا لیتے، اپنی جوتی گانٹھ لیتے تھے، اور وہ سب کام کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔) اس حدیث کو ابان بنی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: (4937) میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام بخاری: (676) میں اسود رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی خدمت کرتے تھے [یعنی گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹا دیتے تھے] اور پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر اچھا لگا تو کھالیا، وگرنہ خاموشی سے چھوڑ دیا۔

کبھی بھار دو، دو مہینے گھر میں کھجور اور پانی ہی دستیاب ہوتا تھا۔

جیسے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر چاہا تو کھالیا و گرنہ چھوڑ دیا۔ اس حدیث کو امام بخاری: (3563) اور مسلم: (2064) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، اسی طرح دو، دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں (کھانا پکانے کے لئے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں [عروہ بن زبیر رحمہ اللہ] نے پوچھا: خالہ جان! پھر کھانے پینے میں کیا چیز ہوتی تھی؟ آپ نے بتلایا کہ: صرف دو چیزیں کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے۔ جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ہمیں پلایا کرتے تھے۔" اس حدیث کو امام بخاری: (2567) اور مسلم: (2972) نے روایت کیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانوں کی تفصیلات نہیں ملتی۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (115801) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اور پہلے زمانے میں آج کل کے مسلمانوں کی طرح یہ عادت بھی نہیں ہوتی تھی کہ ہر روز ایک دن میں تین بار کھانا کھانا ہے، زیادہ سے زیادہ ان کے ہاں دو وقت کا کھانا ہوتا تھا، دن کے آغاز میں، اور اسی کو "غدا" کہا جاتا تھا کیونکہ یہ دن کے آغاز میں کھایا جاتا تھا، اور دوسرا کھانا شام کا، جسے "عشا" کہتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی ناگہانی صورت میں لوگوں کو اکٹھا کرنا چاہتے تھے منادی کو کہتے جو صد اگاتا کہ: "الصلاة جامعة" پھر جب لوگ جمع ہو جاتے تو جس موضوع پر گفتگو کے لیے لوگوں کو جمع کیا ہوتا اس پر خطاب فرماتے، چنانچہ اگر لوگوں کو کسی جنگی مہم کے لیے ارسال کرنا ہوتا تو اس کے لیے لوگوں کا انتخاب کر کے انہیں ارسال کر دیتے تھے، اور اگر انہیں عمومی نصیحت کرنی ہوتی تو نصیحت کر دیتے تھے، ایسے ہی اگر انہیں کسی شرعی حکم کے متعلق باخبر کرنا ہوتا تو انہیں شرعی حکم بتلا دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت قیلوہ بھی فرماتے تھے تاکہ رات کو قیام اللیل کرنا آسان ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ: (قیلوہ کیا کرو؛ کیونکہ شیطان قیلوہ نہیں کرتا۔) اس حدیث کو طبرانی رحمہ اللہ نے معجم الاوسط: (28) میں روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیحہ: (1647) میں حسن قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی معیشت، معاش اور لین دین کے حال احوال دریافت کرنے کے لیے بازاروں میں بھی چلے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مجلسوں میں بھی بیٹھتے تھے، اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، اور اگر کسی نے خوشی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور اور مساکین لوگوں کی مدد اور ہاتھ بٹانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی طور پر پورا دن ہی دینی اور مسلمانوں کے معاملات میں گزر جاتا تھا، آپ کہیں کسی کو دعوت دینے کے لیے جاتے تو کہیں کسی کو نصیحت اور یاد دہانی کے لیے، تو کبھی شرعی معاملات کے لیے تو کبھی جہاد اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنگ دست کی اعانت کے لیے بھی تشریف لے جاتے تھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اناج کی ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گیلپن محسوس ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اناج کی ڈھیری والے یہ کیا ہے؟) تو اس نے بتلایا: یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تو تم نے اسے اناج کے اوپر ہی کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں؟ جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں۔) اسے مسلم: (102) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سنن الکبریٰ از امام بیہقی: (20851) میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہمارے ساتھ بنی واقف کے صاحب بصیرت شخص کی طرف چلو ہم ان کی عیادت کر کے آتے ہیں۔) حالانکہ وہ صحابی نابینا تھے۔ اس حدیث کو البانی نے سلسلہ صحیحہ: (521) میں صحیح قرار دیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (کثرت سے ذکر کرتے تھے اور ضرورت سے زائد کلام کم ہی کرتے تھے۔ نماز لمبی پڑھتے تھے اور خطبہ مختصر رکھتے تھے۔ اور اس بات سے عزت میں کمی محسوس نہ فرماتے تھے کہ کسی بیوہ خاتون اور مسکین شخص کے ساتھ جا کر اس کا کام کر دیں۔) اس حدیث کو نسائی رحمہ اللہ: (1414) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح سنن نسائی" میں صحیح قرار دیا ہے۔

جس وقت رات ہو جاتی اور لوگوں کو عشا کی نماز پڑھا دیتے تو اگر مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی اہم معاملے پر مشاورت کرنی ہوتی تو کبار صحابہ کرام کے ساتھ گفتگو کرتے تھے، وگرنہ اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر بات چیت کر کے آرام فرماتے تھے۔

جیسے کہ ایک حدیث جسے امام احمد: (178) اور ترمذی: (169) نے روایت کیا ہے اور اسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے جو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے امور پر گفتگو فرماتے تھے اور میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا تھا۔" اس حدیث کو البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا حصہ تھا کہ آپ کسی کے ساتھ بھی رہتے تو حسن معاشرت کا پیگر بن کر، آپ ہمیشہ مسکراتے تھے، اپنے اہل خانہ کے ساتھ دل لگی بھی کرتے، ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتے، ان پر حسب استطاعت کھل کر خرچ کرتے، اور اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی مزاح بھی کرتے تھے۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں ہر رات اس سوتن کے گھر میں جمع ہوتیں جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات گزارتے، تو بسا اوقات سب کے ساتھ مل کر رات کا کھانا بھی کھاتے، اور پھر ہر بیوی اپنے اپنے گھر چلی جاتی، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باری والی بیوی کے ہمراہ ایک ہی لحاف میں سوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر والی چادر اتار دیتے تھے صرف تہہ بند کے ساتھ آرام فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی نماز پڑھ کر اپنے گھر آتے تو سونے سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ تھوڑی دیر گفتگو فرماتے، اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اگر بیوی نے کوئی دل کی بات کرنی ہو تو کر لے۔" ختم شد

تفسیر ابن کثیر: (2/242)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے تھے، پھر رات کو قیام اللیل کے لیے بیدار ہوتے، اور پھر اللہ تعالیٰ جتنی توفیق دیتا آپ نماز ادا کرتے، پھر جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تو فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

سنن ابوداؤد: (56) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تھے تھنائے حاجت فرماتے اور پھر مسواک کرتے تھے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: "میں ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہ گیا۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی، پھر سو گئے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی۔ **﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَافْتِرَاقِ اللَّيْلِ وَالنَّجْمِ لَآيَاتٍ لِلَّذِينَ يَذْكُرُونَ﴾**۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔" اس کے بعد آپ

